41- سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة (فُصِّلَت)

آیات: 54 ...... مَکِّیَّة"...... پیراگراف: 7
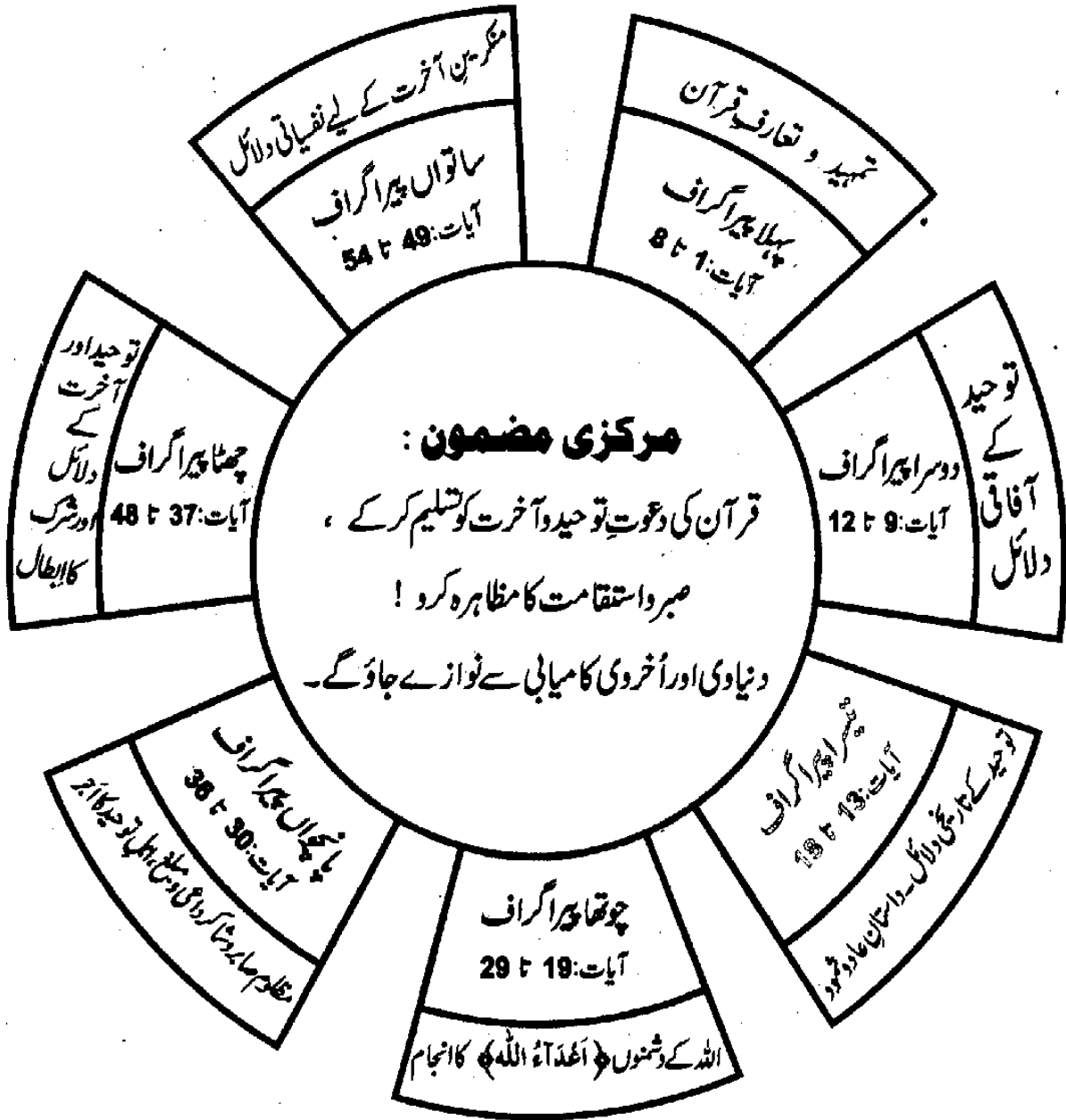
زمانۂ نزول اور پس منظر

یہ ﴿حَوامِیم﴾ کے سلسلے کی دوسری سورت ہے۔رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور(6 تا 10 نبوی) کے اواخر میں، غالباً 10 نبوی میں سورۃ حٰم السجدۃ نازل ہوئی۔بعض روایات کے مطابق یہ حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کے درمیانی عرصے ذوالحجہ 6 نبوی میں نازل ہوئی۔ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کے قبولِ اسلام میں صرف تین دن کا فرق تھا۔

اس سورۃ کا نام ﴿ فُصِّلَتْ ﴾ بھی ہے، یہ لفظ آیات 3 اور 44 میں استعمال ہوا ہے۔﴿فُصِّلَتْ﴾ کا مطلب کھول کر تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

جب قریشِ مکہ شدتِ مخالفت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے بارے میں بدستور شک میں مبتلا تھے۔ عربی قرآن پر اعتراض تھا۔قریش کے لیڈر عوام کو قرآن سننے سے روک رہے تھے۔(آیت 26)

ہجرتِ حبشہ ہو چکی تھی۔مشرکین قرآن کی دعوت سے اعراض کر رہے تھے اور قریش کے مشرک سرداروں کا رویہ ، قومِ عاد کے متکبر سرداروں کی طرح تھا۔جو کہتے تھے : ﴿ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ؟ ﴾(آیت 15) ''ہم سے بڑی قوت کون ہے؟''

عاد کو ﴿ بادِ صَر صَر ﴾ اور بجلی ﴿ صَاعِقه ﴾ سے اور ثمود کو صَاعِقه (بجلی) سے ہلاک کیا گیا۔قریش سے کہا گیا کہ تم بھی ، عاد و ثمود کی طرح ﴿اَعْدَآءُ اللّٰـهِ ﴾ یعنی اللہ کے دشمنوں میں شامل ہو۔صاحبِ استقامت مسلمانوں کو تسلی دی گئی کہ اُن پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔یہ توحید کی دعوت دیتے ہیں ، بُرائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔سورۃ کے آخر میں پیش گوئی کی گئی کہ بہت جلد آفاق اور انفس میں ایسی نشانیاں ظاہر ہوں گی، جس سے حق واضح ہو جائے گا۔کافروں کو دھمکی دی گئی کہ وہ ملاقاتِ ربّ کے منکر ہیں، لیکن اللہ انہیں اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

سورۃ حٰمٓ السَّجدۃ کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿المؤمن﴾ میں متکبر وظالم طاغوتی اور فرعونی قوتوں کو، فرعون کی ہلاکت سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔یہاں اس سورت ﴿حٰم السجدۃ﴾ میں، انہیں عاد و ثمود کی ہلاکت سے ڈرایا گیا ہے اور انہیں اللہ کا دشمن ﴿ اَعداءُ اللّٰـهِ ﴾ کہا گیا ہے ، جو دوزخ میں جائیں گے۔ان کے مرض کی تشخیص کی گئی کہ یہ ﴿اِسْتِکْبَار فِی الْاَرضِ﴾ میں مبتلاء ہیں۔

اِن کے مقابلے میں اللہ کے دوستوں ﴿ اَولِیاءُ اللّٰـهِ ﴾ کو جنت کی بشارت ہے، جو اللہ پر ایمان لا کر استقامت کا

مظاہرہ کرتے ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ ومضامین

1- اس سورت میں قرآن کا تعارف ہے کہ اسے بتدریج نازل کیا گیا ہے ﴿ تَنْزِیْل ﴾(آیات 1، 41) ،اس قرآن کی آیات کو عربی زبان میں نازل کر کے قریش اور اہلِ عرب کے لیے آسان کیا گیا ہے۔اور اس کی آیات کو کھول دیا گیا ہے۔ ﴿ فُصِّلَت ﴾(آیات 3، 44)

2- قرآن کے بارے میں مشرک لیڈروں کا رویہ یہ تھا کہ وہ اپنے پیروکاروں کو حکم دیتے تھے: 'یہ قرآن نہ سنو' ﴿ لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴾(آیت: 26)اللہ تعالیٰ نے ایسی قیادت کو ﴿ اَعْدَاءُ اللّٰهِ ﴾ 'اللہ کی دشمن' کا نام دیا۔ یہ قیادت دوزخ میں داخل کی جائے گی اور وہاں انہیں اپنی اسلام دشمنی کے مطابق درجہ بندی کر کے سزا دی جائے گی۔(آیات: 19 اور 28)

3- قریش کی متکبر قیادت بھی، قوم عاد اور قوم ثمود کی طرح ﴿ اِسْتِكْبَار فِي الْاَرْض ﴾ کے مرض میں مبتلا تھی، جیسا کہ ہر دور کے طاغوتی حکمرانوں کا معاملہ ہوتا ہے۔ ﴿ استکبار فی الارض ﴾ قرآن کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ یہ ایک عام آدمی کا استکبار نہیں ہے، بلکہ اس کو زمین کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ یہ استکبار، بے دین اور سرکش حکمرانوں کے لیے مخصوص ہے۔

4- اس سورت میں دعوت توحید کو قبول کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے اور اس پر ﴿ استقامت ﴾ اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی۔ (آیت: 6)

5- اللہ کو رب مان کر ﴿ استقامت ﴾ اختیار کرنے والوں کے لیے دنیا اور آخرت کی بشارتیں دی گئیں۔ (آیات: 30 تا 32)

6- دعوتِ توحید کے نتیجے میں مشرکین کے رویے گریز اور اعراض پر مبنی تھے۔ (آیات 4 اور 13)

7- دراصل اس سورت میں مشرکینِ مکہ کی کافر قیادت اور ایمان لانے والے صحابہ کے درمیان تقابل ہے۔ دعوتِ اسلام کو مسترد کرنے والوں کو ﴿ اَعْدَاءُ اللّٰهِ ﴾ کا خطاب دیا گیا اور دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت اختیار کرنے والے ﴿ اَوْلِيَاءُ اللّٰه ﴾ صحابہؓ کو فرشتوں کے نزول کی خوشخبری سنائی گئی اور ان کی اہم صفت یہ بتائی گئی کہ یہ توحید کے داعی اور مبلغ ہوتے ہیں اور انسانیت کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔

سورة حٰم السجدة کا نظمِ جلی

سورة حٰم السجدة سات (7) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 8 : پہلے پیراگراف میں، تمہیداً تعارفِ قرآن ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بشریت اور رسالت کی صراحت ہے اور توحید پر استقامت کی دعوت ہے۔

2- آیات 9 تا 12 : دوسرے پیراگراف میں، توحید کے آفاقی دلائل ہیں اور شرک کی تردید ہے۔

3- آیات 13 تا 18 : تیسرے پیراگراف میں، توحید کے تاریخی دلائل ہیں۔

قومِ عاد اور قومِ ثمود دونوں کو توحید کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے زمین پر تکبر ﴿استکبار فی الارض﴾ کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ایسی طاقتور ہستی (Super Power) ہے، جو سرکش قوموں کو کسی آسمانی یا زمینی عذاب کے ذریعے ناگہانی طور پر ہلاک کر سکتی ہے۔ اس پیراگراف میں دنیوی انجام اور اگلے پیراگراف میں اخروی انجام کا ذکر ہے۔

4- آیات 19 تا 29 : چوتھے پیراگراف میں، اللہ کے دشمنوں ﴿ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ ﴾ کا اخروی انجام بتایا گیا ہے۔

5- آیات 30 تا 36 : پانچویں پیراگراف میں، دعوتِ توحید و آخرت کو قبول کر لینے والے مظلوم صابر و شاکر مسلمانوں کی اعلیٰ صفات کا ذکر ہے۔

ایسے مسلمان جو توحید کے داعی اور مبلغ ہیں اور جو ساری انسانیت کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ ﴿وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴾ (آیت 33) ان اہلِ توحید کا اجر بھی بیان کیا گیا ہے۔

6- آیات 37 تا 48 : چھٹے پیراگراف میں، توحید اور آخرت کے آفاقی دلائل بھی ہیں اور عقلی دلائل بھی۔

7- آیات 49 تا 54 : ساتویں اور آخری پیراگراف میں، منکرینِ آخرت کے لیے نفسیاتی دلائل ہیں۔

انسان اللہ سے دعائیں مانگتے نہیں تھکتا، لیکن نزولِ آفات پر مایوس ہو کر اور نعمتوں پر پھول کر آخرت کا انکار کر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح مصیبت میں لمبی چوڑی دعائیں مانگتا ہے اور خوشحالی میں اکڑنے لگتا ہے۔ ایسے غیر مستقل مزاج لوگوں کو اپنے انجام پر غور کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ قرآن کی حقانیت کی دلیلیں آفاق و انفس میں ظاہر ہوتی رہیں گی اور حق واضح ہو کر رہے گا۔ ﴿سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَـقُّ ﴾ (آیت 53)

لہٰذا ملاقاتِ رب پر پختہ یقین پیدا کرو۔

مرکزی مضمون

قرآن کی دعوتِ توحید و آخرت کو آفاقی، تاریخی اور انفسی دلائل کی روشنی میں تسلیم کر کے ، ﴿استکبار فی الارض﴾ کے رویے ترک کرو!﴿ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ ﴾ یعنی اللہ کے دشمن نہ بنو ! ورنہ تمہارا انجام بھی عاد و ثمود سے مختلف نہیں ہوگا۔ ایمان لا کر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرو! دنیاوی اور اُخروی کامیابی سے نوازے جاؤ گے۔ ربوبیت کو اللہ ہی سے منسوب کر کے ڈٹ جاؤ۔﴿ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا ﴾۔